سوال

(198) میت کی طرف سے حج بدل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1۔ زید متمول ومالدار و مستطیع تھا چالیس پچاس برس یا چند سال حالت مالداری واستطاعت میں بعیش و آرام بسر کیا اور بہت کچھ سرمایہ چھوڑ کر بلاوصیت مرگیا تو حج بدل، یعنی بالنیابۃ حج کرانا اس کی طرف سے جائز و محکوم شرع ہے یا منہی عنہ اور فرض جو اس پر تھا ساقط ہوگا یا نہیں؟

2۔ بکر جس پر حالت پیرانہ سالی میں جو استطاعت طی مسافت کی نہیں رکھتا تھا یا کسی عذر سے معذور تھا یعنی مریض تھا یا اندھا و لنگڑا وغیرہ وغیرہ حج فرض ہوا۔ یعنی مالدار ہوا۔ مگر بسبب عجز و ناچاری کے حج نہ کرسکا اور مرگیا تو اس کی جانب سے حج جائز و مشروع ہے یا نہیں اور فرضیت اس کے ذمہ سے ساقط ہوگی یا نہیں؟

3۔ کسی نے حج کی نذر کیا اور بلا عجز و عذر مدت تک عیش و آرام سے بسر کیا اور کسی نے حج کی نذر کیا اور فوراً مرگیا دونوں کا حکم مساوی ہے یا مختلف؟

4۔ حج فرض بالنذر و حج فرض بالاستطاعت کی ایک شان ہے اور دونوں متحد الاحکام ہیں یا مختلف الاحکام؟ بینوا بالتفصیل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ اس صورت میں حج بد، یعنی بالنیابۃ حج کرانا زید کی طرف سے جائز و محکوم شرع شریف ہے منہی عنہ نہیں ہے۔ اس حج بدل کرانے سے جو حج کہ زید پر فرض تھا ساقط ہوجائے گا۔

قال مسلم فی صحیحہ (1/362)

ن عبداللہ بن بریدۃ عن أبیہ بریدۃ { أن امرأۃ أتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت : إن أمی ماتت ولم تحج، أوأحج عنہا؟ قال : نعم } انتہی [1]

"عبداللہ بن بریدہ نے اپنے بریدہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر عرض کیا کہ میری ماں مرگئی اور اس نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف سے حج کردے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حج بدل، یعنی کسی کی طرف سے بالنیابۃ حج کرنا جائز و محکوم شرع شریف ہے۔ منہی عنہ نہیں ہے۔

ن أبیہ عن أبی الغوث بن حصین رجل من الفرع أنہ استفتی رسول... عن حجۃ کانت علی أبیہ، مات ولم یحج، فقال علیہ السلام: حج عن أبیک، قال علیہ السلام... النبی علیہ السلام، فقال: ہلک أبی، ولم یحج، فقال: أرأیت لو کان علی أبیک [2]

"ابوالغوث بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو مقام فرع کے رہنے والے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میرے باپ پرحج فرض تھا وہ مرگیا اورحج نہیں کیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تواپنے باپ کی طرف سے حج کردے۔" اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جس پرحج فرض ہواس کی طرف سے حج بدل کرنا جائزو محکوم شرع شریف ہے منہی عنہ نہیں ہے۔

راہ الدارقطنی عن ابن عباس قال: أتی النبی-صلی اللہ علیہ وسلم- رجل فقال: إن أبی مات وعلیہ حجۃ الإسلام، أفأحج عنہ؟ قال: أرأیت لوأن أباک ترک دینا علیہ أقضیتہ عنہ؟ قال: نعم، قال فاحج عن أبیک[3]

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ ایک مردنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا اوراس پرحج اسلام فرض تھا توکیا میں اس کی طرف سے حج کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ تو بتا کہ اگر تیرا باپ اپنے اوپر دین (قرض) چھوڑ جاتا توکیا اس کی طرف سے اس کا دین ادا کردیتا؟ عرض کیا: ہاں فرمایا: تو تو اپنے باپ کی طرف سے حج بھی کردے۔

ن ابن عباس قال: قال رجل: یارسول اللہ! إن أبی مات ولم یحج، أفأحج عنہ؟ قال أرأیت لوکان علی أبیک دین أکنت قاضیہ؟ قال نعم، قال: فدین اللہ أحق[4]

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے باپ کی طرف سے حج کرنے کو پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تواس کی طرف سے حج کردے۔ تو یہ تو بتا کہ اگر تیرے باپ پر دین ہوتا اور تو اس دین کو اپنے باپ کی طرف سے ادا کردیتا تو وہ دین تیرے باپ کی طرف سے ادا ہوجاتا؟ عرض کیا۔ کیوں نہیں فرمایا: "تو اللہ کا حق تو اس سے بھی زیادہ احق ہے۔"

ان دونوں حدیثوں سے علاوہ جائز اور مشروع ثابت ہونے کے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس شخص کے زمہ حج فرض ہواس کی طرف سےٰ حج بدل کردینے سے وہ حج فرض اس کے ذمہ سے ساقط بھی ہوجاتا ہے جس طرح دین کہ مدیون کی طرف سے ادا کرنے سے اس کے ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سائلین سے استقصال نہ فرمانا (یعنی یہ نہ پوچھنا کہ جس میت کی نسبت سوال کررہے ہو۔ اس نے حج کی وصیت بھی کی تھی یا نہیں؟) اس بات پر دلیل ہے کہ حکم دونوں صورتوں میں یکساں ہے یعنی خواہ میت نے وصیت کی ہو یا نہیں کی ہو۔ دونوں حلتوں میں اس کی طرف سے حج بدل کرنا جائز و مشروع ہے کیونکہ اگر حکم مختلف ہوتا تو آپ ضرور استقصال فرماتے اور بغیر استقصال فرمائے ایک حکم ارشاد نہ فرماتے،

وقال فی الہدایہ فی باب الحج عن الغیر: "العبادات انواع مالیۃ محضۃ کالزکاۃ وبدنیۃ محضۃ کالصلاۃ ومرکبۃ منہما کالحج والنیابۃ تجری فی النوع الثالث عند العجز ولا تجری عند القدرۃ ثم ظاہر المذہب ان الحج یقع عن محجوج عنہ وبذلک تشہد الاخبار الواردۃ فی ہذا الباب کحدیث الخثعمیۃ فانہ قال فیہ حجی عن ابیک[5] (انتہی بقدر الحاجۃ)

(دوسروں کی طرف سے حج کرنے کے باب میں ہدایۃ کے مصنف نے کہا کہ عبادات کی چند قسمیں ہیں ایک وہ جو خالص مالی عبادت ہے جیسے زکات ایک وہ جو محض بدنی عبادت ہے جیسے نماز اور ایک وہ جو ان دونوں سے مرکب ہے جیسے حج عبادت کی اس تیسری قسم میں عاجزی آجانے کی صورت میں نیابت چلتی ہے اور قدرت کے وقت نیابت جاری نہیں ہوتی پھر ظاہر مذہب یہ ہے کہ حج اس کی طرف سے واقع ہوجاتا ہے جس کی طرف سے کیا جائے اس باب میں واردشدہ روایات اس کی گواہی دیتی ہیں جیسے خثیمہ کی حدیث ہے کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں فرمایا ہے کہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرو)

اس صورت میں بکر کی جانب سے حج جائز و مشروع ہے اور اس حج بدل سے فرضیت اس حج کی جو بکر کے ذمہ تھی، ساقط ہوجائے گی۔

قال البخاري فی صحیحۃ: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ماقال (جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ خشعم قبیلے کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے سال آکر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کا فرض جو اس کے بندوں پرحج کے بارے میں ہے، اس فرض نے میرے باپ کو ایسی حالت میں پالیا ہے۔ (یعنی ایسی حالت میں میرے باپ پرحج فرض ہوا ہے) کہ وہ نہایت ہی بوڑھا ہوگیا ہے، سواری پر

بھی بیٹھ نہیں سکتا تو کیا اس کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا، اگر میں اس کی طرف سے حج کردوں؟ فرمایا: ہاں۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بکر جیسے شخص پر بھی جو کسی طرح طی مسافت کی استطاعت نہیں رکھتا، حج فرض ہو جاتا ہے اور جب حج فرض ہو گیا اور بغیر ادا کے مر گیا تو وہ فرض اس کے ذمہ باقی رہا، بحکم جواب سوال نمبر 1۔ اس کی طرف سے حج بدل کرنا جائز و مشروع ہو گا اور اس حج بدل سے جو حج کہ اس کے ذمہ فرض تھا، اس کی فرضیت بھی ساقط ہو جائے گی۔

3۔ دونوں کا حکم (حج کی نذر کرنے سے حج کے فرض ہو جانے اور بغیر حج ادا کیے جانے مر جانے سے اس حج فرض کے ذمہ وار رہ جانے اور دونوں کی طرف سے حج بدل کے جائز و مشروع ہونے میں مساوی ہے۔

عن ابن عباس أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا، قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ"[6]

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جہنیہ کے قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر عرض کیا کہ میری ماں نے حج کی نذر کی تھی اور بغیر حج کیے مر گئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کردوں؟ فرمایا: تو اس کی طرف سے حج کردے، بھلا یہ تو بتا کہ اگر تیری ماں پر دین ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کرتی یا نہیں؟ اللہ کا حق ادا کیا کرو، کیونکہ اللہ کا حق وفا میں اس دین سے احق ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہے کہ حج کی نذر کرنے سے حج فرض ہو جاتا ہے۔ اور بغیر ادا کیے مر جانے سے اس حج کی فرضیت ناذر کے ذمہ باقی رہ جاتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس بیان میں کہ "میری ماں نے حج کی نذر کی تھی اور بغیر حج کے مر گئی" یہ استفصال نہیں فرمایا کہ تیری ماں حج کی نذر مان کر فوراً مر گئی یا مدت کے بعد مری؟ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں حالتوں میں حج بدل کے جائز و مشروع ہونے میں حکم مساوی ہے، ورنہ اگر حکم مختلف ہو تو تو استفصال فرمانا ضروری ہوتا اور بغیر استفصال ایک خاص حکم لگانا صحیح نہ ہوتا۔

4۔ حج فرض بالنذر اور حج فرض بالاستطاعت یعنی حجۃ الاسلام حکم فرضیت میں دونوں متحد ہیں، اس لیے کہ جس طرح آیت کریمہ:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا... [٩٧](#) ...سورة آل عمران

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے۔" اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اسی طرح آیت کریمہ:

"وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ" (الحج: 29) "اور اپنی نذریں پوری کریں" بھی اسی کا کلام ہے۔

جس طرح آیت اولیٰ استطاعت کی فرضیت پر دال ہے، اسی طرح آیت ثانیہ بھی حج کی فرضیت پر دال ہے اور یہ دونوں جس طرح حکم فرضیت میں متحد ہیں (بغیر ادا کیے مر جانے کی حالت میں) بقا حکم فرضیت (بذمہ مستطیع وناذر) میں و جواز و مشروعیت حج بدل میں بھی متحد ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا سوالات کے جوابات سے واضح ہوا۔ ہاں صراحتاً ارکان خمسہ اسلام سے ہونے میں دونوں مختلف ہیں، کیونکہ حجۃ الاسلام تو صراحتاً ارکان مذکورہ میں سے ہے اور حج فرض بالنذر صراحتاً ان میں سے نہیں ہے اور اگر زیادہ استقراء کیا جائے تو ممکن ہے کہ احکام مذکورہ کے علاوہ اور احکام میں بھی دونوں متحد یا مختلف ثابت ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ: محمد عبد اللہ (مہر مدرسہ)

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1149)

[2]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (5/290) اس کی سند میں "عثمان بن عطا الخراسانی" راوی متروک ہے البتہ اسی معنی میں اس سے ماقبل مذکور روایت صحیح ہے دیکھیں سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2904) صحیح ابن خزیمہ (4/343)

[3]۔ مسند احمد(1/212) سنن الدار قطنی(2/260)

[4]۔ سنن الدار قطنی(2/260)

[5]۔ الھدایۃ(1/183)

[6]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث(1754)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحج، صفحہ:388

محدث فتویٰ